حضرۃ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کا پہلی بار تعلیمی سفر

آپ کا مرتبہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر مطالعہ کر رہا ہوں جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ اگر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کے تعلیمی سفر میں اساتذہ کرام کا تعارف بھی آجاتا تو بہتر ہوتا[1] جیساکہ مرحوم اور مغفور پہلی بار تعلیمی سفر کے لیے قصبہ اکھوڑی میں تشریف لائے یہ قصبہ اٹک سے تقریباً ۱۵ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے اس وقت وہاں کے استاذ مولانا گوہر دین صاحب تھے جو علم نحو کی معروف کتب کافیہ، الفیہ بہترین طریقہ پر پڑھاتے تھے کئی علماء ان سے فیض یاب ہوئے، نور اللہ مرقدہٗ مرحوم کے ایک ہی فرزند ارجمند تھے جو علامہ انور شاہ کے شاگرد رشید تھے مولانا عبدالسبوح وغیرہ کے ہم درس تھے عربی زبان کے بہترین ادیب تھے تخریج الہدایۃ لزیلعی کے مقدمہ میں تعارف فقہ اور کتب فقہ کے موضوع پر عربی زبان میں ان کا بہترین قصیدہ مطبوعہ ہے، چند رسائل اور بھی تحریر فرماتے تھے جو کچھ مطبوعہ ہیں معرۃ الکن کی وجہ سے تدریس وغیرہ نہ کر سکے اسم گرامی محمد یوسف تھا نور اللہ مرقدہٗ ان کا کوئی بیٹا نہیں۔

اسی طرح جلالیہ میں جب حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ پڑھ رہے تھے اس وقت جلالیہ میں دو بہترین مدرس تھے مولانا سعدالدین اور مولانا عبداللہ جان رحمۃ اللہ علیہما اوّل الذکر مولانا عبدالحی لکھنوی کے شاگرد تھے، نحو، معانی اور میراث کے بہترین استاذ تھے مؤخر الذکر نحو کی ابتدائی کتب اور کافیہ۔ شرح جامی، الفیہ کے بہترین استاذ تھے۔ مگر میرا خیال ہے کہ حضرت نے مولانا سعدالدین صاحب سے پڑھا ہوگا یہ کافی معمر تھے اس گناہ گار نے ۱۹۲۹ء سنہ ان سے شرح جامی اور سراجی اس وقت پڑھی تھی کہ آپ کی بصارت بہت کمزور تھی مگر بصیرت علمی اور روحانی اوج پر تھی مولانا سعدالدین صاحب نے زمانہ طالب علمی میں حضرت نانوتوی کی زیارت کی تھی مگر ان سے پڑھا نہ تھا بلکہ لکھنؤ تشریف لے گئے تھے۔ اساتذہ کے تعارف سے سند کی عظمت ثابت ہو جاتی ہے، جہاں حضرت شیخ الحدیث کی سندات علماء دیوبند سے منسوب ہیں وہاں سند عبدالحی لکھنوی کی وساطت سے بھی ہو جائیں گی۔ (یہ احقر کا ذاتی ذوق ہے واللہ اعلم آپ کو پسند ہے یا نہیں) علماء سابقین کی کثرت اساتذہ کی یہی وجہ تھی کہ وہ مختلف اور متعدد علوم وفنون کے حصول کے لیے رات دن بابرکات رہتے تھے، مشہور نحوی علامہ قطرب ۲۰۶ھ سنہ کا نام محمد تھا مگر چونکہ وہ رات دن طلب علم میں متعدد اساتذہ کے حضور آتے جاتے رہتے تھے اس لیے آپ کو قطرب کہا گیا جو ایک کیڑے کا نام ہے جو رات دن لگاتار چلتا ہی رہتا ہے کبھی آرام نہیں کرتا۔

---

[1] ان اساتذہ کے تعارف کا مستقل باب قائم کیا گیا ہے جزئیات کا احتواء تو بہرحال ممکن نہیں حضرۃ قاضی صاحب کے خط سے سیرت وسوانح کے نئے گوشے سامنے آئے ہیں۔ (ادارہ)